سوال

چند ماہ قبل میرے چچا کا انتقال ہوا۔چچا مرحوم نے ایک بیوہ، تین بیٹیاں، والدہ، والد، دو پوتے اور ایک پوتی وارث چھوڑے ہیں اور ترکہ ایک کروڑ بیس لاکھ نقدی چھوڑا۔ مرحوم کا ترکہ ان ورثاء میں کس طرح تقسیم ہوگا؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور صورت حال کے مطابق میت کے ورثاء میں ایک بیوہ، تین بیٹیاں، والدہ، والد، دو پوتے اور ایک پوتی ہیں ۔ میت کی کل جائیداد ایک کروڑ بیس لاکھ روپے ہے ۔ جائیداد کی تقسیم شرعی اصولوں کے مطابق درج ذیل طریقہ سے کی جائے گی :

نمبر شمار میت کا ورثاء جائیداد کی تقسیم سارے مال کے 81حصے کرلیے جائیں ایک کروڑ بیس لاکھ کی تقسیم

1. بیوی آٹھواں حصہ نوحصے 1333333.3

2.تین بیٹیاں دو تہائی اڑتالیس حصے، ہر بیٹی کےلیے سولہ 7111111.1 ہر بیٹی کو 2370370.4

3.باپ چھٹا حصہ بارہ حصے 1777777.8

4.ماں چھٹا حصہ بارہ حصے 1777777.8

5.دو پوتے باقی ماندہ مال ان کےلیے کچھ نہیں بچا-

6.ایک پوتی-

بیوی کے آٹھویں حصے کی دلیل :

ارشاد باری تعالی ہے :

فَإِن كانَ لَكُم وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمّا تَرَكتُم (النساء:12)

پھر اگر تمھاری کوئی اولاد ہو تو ان کےلیے اس میں سے آٹھواں حصہ ہے جو تم نے چھوڑا۔

تین بیٹیوں کے دو تہائی حصے کی دلیل :

ارشاد باری تعالی ہے :

فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ (النساء:11)

پھر اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں (ہی) ہوں، تو ان کے لیے اس کا دو تہائی ہے جو اس نے چھوڑا۔

ماں باپ کے چھٹے حصے کی دلیل :

وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ

پوتے اور پوتی کے باقی ماندہ حصہ لینے کی دلیل :

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (صحيح البخاري، الفرائض:6732).

تم جن ورثا کا حصہ متعین ہے انہیں ان کا حصہ پورا پورا ادا کر دو، پھر جو مال بچ جائے اسے میت کے قریبی ترین مرد رشتے دار کو دے دو۔

دو پوتے اور پوتی عصبہ ہیں، یہ اصحاب الفروض میں مال کی تقسیم کے بعد باقی ماندہ مال کے وارث ہوتے ہیں۔ مذکورہ مسئلہ میں چونکہ اصحاب الفروض سے مال نہیں بچا، تو انہیں کچھ نہیں ملے گا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

ڈاکٹر حافظ انس نضر